بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲ / ۳۷ | ہفتہ ۷ شعبان ۱۴۰۳ھ | ۲۱ ہجرت ۱۳۶۲ ہش | ۲۱ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۱۹ ہجرت / مئی :۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بدستور ناساز ہے۔ ٹانگوں میں درد رہتا ہے"۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اولاد کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو

اولاد کی خاطر داری کرنی چاہیئے اسکی دلجوئی کرنی چاہیئے مگر خدا تعالیٰ پر مقدم نہیں کرنا چاہیئے

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آدابِ تعلیم کی پابندی کراتے ہیں پس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۵)

"دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پا بہ زنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے اس کی خاطر داری کرنی چاہیئے۔ اسکی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے۔ اولاد کیا بن سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صہ ۹)

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہیئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو مگر یہ وہم بھی نہیں آتا۔ اور نہ اس کی پرواہ کی جاتی ہے ..... جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشا سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود خدا تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم میں اس کی پرواہ تک نہ کرے۔ .....

پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔"

(ملفوظات جلد دہم صہ ۱۰۸ و ۱۰۹)

جامعہ احمدیہ کے سابق طلباء توجہ کریں

جامعہ احمدیہ کے سابق طلباء کے لیے اعلان ہے کہ مجلس نئے سال کے لیے کام کا آغاز کر چکی ہے اور لائحہ عمل یعنی سکیم مرتب ہو چکی ہے۔ سالانہ اجتماعات خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے درمیان ایک اجلاس ہوگا نیز سالانہ اجلاس مجلس مشاورت سے ایک روز قبل ہوگا۔ اس سال چھ مقالہ جات زیر انتظام مجلس پڑھے جائیں گے۔ نیز "نیا عہد نامہ" کی ہر کتاب پر طلباء سابق سے نوٹ تیار کروائے جاویں گے۔ اس سلسلہ میں جو تجویز اور مشورہ ہو وہ ضرور ارسال کریں۔

سالانہ چندہ دس روپے ہے۔ جملہ طلباء سابق سے عرض ہے کہ چندہ جلد ارسال کریں۔

مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ کی طرف سے ایک سو دینر جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع کیا جائے گا۔

حدیقۃ المبشرین سے جو طلباء منسلک ہیں ان کے علاوہ دوسرے طلبہ سے درخواست ہے کہ اپنا ایک کارڈ سائز فوٹو اور کوائف ۳۰ اگست تک ارسال کر دیں۔

(جنرل سیکرٹری مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ)

باسکٹ بال کا ایک دلچسپ نمائشی میچ

حالیہ آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے دوران قریباً تیس نوعمر کھلاڑیوں کو منتخب کیا جا رہا ہے جو آئندہ دو تین سال میں اچھے کھلاڑی بن سکیں گے۔ انشاء اللہ۔ ان کھلاڑیوں کی دو ٹیمیں بنا کر ان کے درمیان ایک دوستانہ نمائشی میچ منعقد کیا جا رہا ہے جو بروز ہفتہ بوقت ساڑھے پانچ بجے شام فضل عمر باسکٹ بال کورٹس میں کھیلا جائے گا۔ کھیل کے شائقین معزز حضرات سے درخواست ہے کہ اس دلچسپ میچ میں شریک ہو کر ان نوجوان کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ کھلاڑی عمدہ کھیل کا مظاہرہ کریں گے۔ (صدر باسکٹ بال ربوہ)

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۱۲۵ — ۰۰ | سہ ماہی چندہ ۳۳ — ۰۰
ششماہی ۶۴ — ۰۰ | خطبہ نمبر سالانہ ۳۵ — ۰۰
احباب یہ نوٹ فرمالیں کہ اس قیمت پر پرچہ ڈاک کے ذریعہ ہی بھجوایا جا سکے گا (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ 1982ء کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

سال بھر میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونیوالے اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا ایک جائزہ

جماعت احمدیہ کے مختلف اداروں کی خوش کن کارگذاری کی ایک ایمان افروز تصویر

مرتبہ :- مکرم بشیر احمد اختر صاحب - صیغہ زود نویسی - ربوہ

(قسط نمبر ۲)

متفرق کتب

متفرق کتب میں مولوی دوست محمد صاحب کی کتاب "کلام اللہ کا مرتبہ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ" ہے۔ انہوں نے حضرت مصلح موعود کی تفسیر پر نظر ڈال کر اقتباسات پیش کئے ہیں۔ جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا عظیم الشان مرتبہ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود پر ظاہر فرمایا وہ کیا ہے؟ ایک بالکل چھوٹا سا نمونہ از خروارے ہے۔ یعنی ڈھیری تو بے حد بڑی ہے۔ لیکن اس میں سے صرف دو چار دانے نکالے ہیں۔ تعارف کے لئے یہ بہت اچھی کتاب ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یاد میں ایک بہت ہی اچھی کتاب لکھی ہے۔ بہت پیاری اور بڑی ایمان افروز کتاب ہے آپ کی تحریکات کا اور پھر ان تحریکات کے جو وسیع اثرات دنیا پر پڑے، ان کا بھی مختصر ذکر ہے۔ یہ کتاب بھی اس قابل ہے کہ جماعت کے دوست اسے خریدیں۔ ایک کتاب انہوں نے اس عاجز کے متعلق بھی لکھی ہے اور مجھے بھی پڑھنے کے لئے بھجوائی۔ لیکن میں اپنے متعلق کچھ پڑھ ہی نہیں سکتا۔ صرف وہ حصہ دیکھا جو نظموں سے تعلق رکھتا ہے اور جو میری اپنی نظمیں تھیں اور اس حصے کو میں نے غلط پایا۔ اس میں خامیاں رہ گئی ہیں۔ وزن گرے ہوئے ہیں اور بعض جگہ الفاظ صحیح نہیں لکھے گئے۔ پس اگر آپ نے ان نظموں کی خاطر خریدنا ہے تو پھر یہ کتاب خریدنے کے لائق نہیں۔ لیکن اگر ان کی محنت اور محبت اور اخلاص پر نگاہ ڈالنی ہے تو پھر خریدیں اور حوصلہ افزائی کریں۔ آہستہ آہستہ انشاء اللہ اگلا ایڈیشن شاید بہتر ہو جائے۔ بشرطیکہ اس کی ضرورت پیش آئے۔

مولوی غلام باری صاحب سیف نے "مسیح دوراں" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے آپ سیرت کے مضمون کے ساتھ ہمیشہ سے گہرا تعلق رکھتے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ جلسوں میں لوگ آپ کی سیرت کی تقریروں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب میں پڑھ تو نہیں سکا۔ لیکن آپ کی شخصیت سے مجھے اندازہ ہے کہ یہ اچھی کتاب ہوگی۔

رشید الدین خان صاحب نے اپنے آپ کو اس بات کے لئے وقف کر دیا ہے کہ وہ "قبولیت دعا" کا خوب پروپیگنڈا کریں اور اس کے لئے انہوں نے ایسا طریق اختیار کیا ہے جو بہت ہی پیارا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ لکھے بغیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں قبولیتِ دعا سے متعلق مختلف پہلوؤں کو پیش کیا ہے۔ یہ کتاب بھی قدردانی کے لائق ہے۔

میں نے

زبانیں سیکھنے کے متعلق

جو تحریک کی تھی اس میں حصہ لینے کی خاطر اقبال احمد صاحب نجم نے اردو میں ایک کتاب "رہنمائے سپینش" لکھی ہے۔ کتابوں سے زبانیں صحیح طریق پر نہیں سیکھی جا سکتیں کیونکہ تلفظ کو لکھ کر دوسرے انسان تک پہنچانا ایک بہت ہی مشکل کام ہے اور ہر آدمی ایک ہی طرزِ بیان سے بعض دفعہ مختلف نتیجے اخذ کرتا ہے۔ یعنی مصنف نے ایک ہی لفظ لکھا ہوتا ہے۔ لیکن اس سے جو تلفظ سمجھے جاتے ہیں وہ مختلف ہو جاتے ہیں۔ بہرحال گریمر سے واقفیت کے لئے اور SYNTAX یعنی نحوی ترکیب کو سمجھنے کے لئے یہ ایک بہت ہی مفید کتاب ہے۔

اس سلسلہ میں تحریک جدید جو کوشش کر رہی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے کہ ساری دنیا سے جدید ترین ذرائع حاصل کئے جائیں اور وڈیو ریکارڈر یا کیسٹ کے ذریعہ اور پھر تحریرات کے ذریعہ جماعت میں مختلف زبانیں سکھانے کا انتظام کیا جائے۔ اس پر وقت لگے گا۔ میرا مشورہ یہ ہے۔ کہ اگر اقبال انجم صاحب کا تلفظ اچھا ہو تو وہ خود اس کتاب کی کیسٹ ریکارڈنگ بھی تیار کر لیں۔ اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ تلفظ کی دقت بھی دور ہو جائے گی (یہ معلوم ہونے پر کہ اس کی کیسٹ تیار کر دی گئی ہے حضور نے فرمایا) نجم صاحب نے بتایا ہے کہ انہوں نے کتاب کی کیسٹ پہلے ہی تیار کر دی ہے۔ اس لئے مبارک ہو۔ جماعت انشاء اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح استفادہ کر سکے گی۔ کتاب بھی ہے اور اس کی کیسٹ ریکارڈنگ بھی موجود ہے۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور نے تیار کروائی ہے۔ اور غالباً وہی یہاں بیچ رہے ہوں گے۔

نظموں کے جو مجموعے شائع ہوئے ہیں ان میں نسیم سیفی صاحب کی نظموں کی کتاب "قدم قدم منزل" دستیاب ہے۔ سیفی صاحب اپنے انداز کے ایک منفرد شاعر ہیں۔ جن لوگوں کو شعر و شاعری کا شوق ہے وہ اس کتاب سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت مستفید ہوں گے۔

اسی طرح مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کا ایک اپنا رنگ ہے۔ ان کی دو کتابیں اس وقت چھپی ہیں ایک ہے "نغماتِ صدیق" اور دوسری ہے "دل کی دنیا" دل کی دنیا تو میرے خیال میں کسی انسان کی بھی ضبط نہیں ہو سکتی۔ یہ دل کی دنیا ایسی ہے۔ جسے آپ بھی اپنے دل کی دنیا بنا لیجئے۔

رسائل و جرائد

مرکز سے شائع ہونے والے جرائد و رسائل میں الفضل، ریویو آف ریلیجنز، تحریک جدید، مصباح، خالد، تشحیذ الاذہان اور انصار اللہ شامل ہیں، اپنی اپنی ہمت کے مطابق بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ انصار اللہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں اضافہ ہے۔ چند سال پہلے تک یہ رسالہ ۱۸۰۰ کی تعداد میں چھپتا تھا اور اس میں سے بھی ایک حصہ ضائع ہو جاتا تھا۔ اس سال چار ہزار کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔ گویا اس کی اشاعت الفضل کے برابر ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب نہیں ہے کہ رسالے کا معیار بہت اعلیٰ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

الفضل بہت کم چھپ رہا ہے

الفضل کو اپنی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اتنی بڑی جماعت کے لئے تو چار ہزار کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ یہ اخبار ساری دنیا میں جانا چاہیئے۔ دنیا میں جو پاکستانی اردو دان ہیں، ان کو یہ اخبار خواہ مہینے کے بعد بھی ملے تب بھی اس کی حیثیت ایک عام اخبار کی حیثیت ہے ہی نہیں۔ یہ اس نوعیت کا اخبار ہے کہ مہینے کے بعد بھی نظر کے سامنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئے تو اچھا لگتا ہے اور پھر سلسلہ کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے میں یہ بڑا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کی اشاعت آسانی کے ساتھ دس ہزار تک پہنچائی جا سکتی ہے۔

لیکن مجھے سب سے زیادہ احساس ریویو آف ریلیجنز کا ہے بلکہ یہ معلوم کر کے گہرا صدمہ پہنچا ہے کہ یہ ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمناؤں کا اندازہ کریں کہ اس زمانہ میں جبکہ جماعت کے وسائل آج کے مقابل پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے تھے، آپ نے فرمایا کہ یہ رسالہ کم از کم دس ہزار شائع ہونا چاہیئے۔ اس تو سے سالہ عرصہ میں اشاعت کی تعداد کا صرف ایک ہزار رہنا، انتہائی تکلیف دہ امر ہے اور برداشت سے باہر ہے۔ اس لئے ریویو آف ریلیجنز کے متعلق میں صدر انجمن کو یا تحریک جدید کو جن کا بھی یہ کام ہے، توجہ دلاتا ہوں کہ وہ فوری طور پر منصوبہ بنائیں کہ ایک سال کے اندر کم از کم دس ہزار شائع ہونا شروع ہو جائے اگر اس کا خرچ مہیا نہیں ہوتا۔ تو وہ میری ذمہ داری ہے پیسے کی بالکل پرواہ نہ کریں۔ یہ سال ختم نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کے اظہار کو ہم پورا نہ کر دیں۔

(میں تو انشاء اللہ کھڑے کھڑے نہیں تھکوں گا۔ آپ کہیں بیٹھے بیٹھے نہ تھک جائیں۔ ابھی بہت سی باتیں کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ پر اتنے فضل نازل فرمائے ہیں اور ہر آن نازل فرما رہا ہے کہ ان کو شمار کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اور ایک سال کی باتیں میں اس تھوڑے سے وقت میں کس طرح بیان کر دوں گا۔ بہرحال میں نے بہت خلاصہ نکالا ہے نوٹس کا کافی موٹا دستہ تھا جس کو کم کرتے کرتے اب چند صفحے رہ گئے ہیں۔)

تحریکِ جدید

اب میں تحریک جدید کے متعلق کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ آپ کو یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوگی کہ تحریک جدید جس کا بجٹ دس سال پہلے ۵۶ لاکھ تھا، اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ یہ بجٹ پانچ کروڑ انتالیس لاکھ ستر ہزار ہے (نعرے) اس کا بیشتر حصہ بیرونی جماعتیں ادا کر رہی ہیں یا ان سکیموں سے پورا ہو رہا ہے جو بیرون پاکستان سے متعلق ہیں اور پاکستان کی جماعتوں کا حصہ صرف ۳۷ لاکھ ۲۵ ہزار روپے ہے۔ لیکن اس فرق کو دیکھ کر غلط اندازے نہیں ہونے چاہئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی جماعتیں ہی ہیں جن کی قربانیوں کو یہ پھل لگا ہے اور ان کے چند ہزار روپے آج کروڑوں میں تبدیل ہو گئے ہیں (نعرے)

۱۹۷۸ء میں مجھے پہلی دفعہ امریکہ جانے کا موقع ملا۔ میں اپنے طور پر اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے کر سیر کے لئے گیا تھا۔ جماعت احمدیہ میں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی احمدی سیر کے لئے نکلے اور وہ صرف اس کی ذاتی سیر رہے۔ وہ سیر ذاتی بھی بن جاتی ہے اور جماعتی بھی بن جاتی ہے۔ چنانچہ میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔ وہاں واشنگٹن میں ایک دفعہ مجھے معلوم ہوا کہ بعض امریکن عورتیں یہ اعتراض کرتی ہیں کہ ہم اتنی قربانی دے رہے ہیں اور امریکہ کا بجٹ اتنا زیادہ ہو گیا ہے۔ لیکن ہمارے مشن ہاؤس کی حالت تو بہت بری ہے اور تم لوگ ناروے میں اور سویڈن وغیرہ میں اتنے اچھے مشن بنا رہے ہو وہاں کے مبلغ بڑے پریشان تھے کہ اس قسم کے اعتراض ہو رہے ہیں۔ میں کیا جواب دوں۔ میں نے کہا آپ کوئی جواب نہ دیں۔ ان کو اکٹھا کریں۔ میں جواب دوں گا۔ چنانچہ ان کو اکٹھا کیا گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تحریک جدید کا آغاز اس طرح ہوا تھا کہ کچھ غریب عورتیں تھیں۔ ان کے پاس سوائے ایک ایک کپڑے یا بندے کے اور کوئی چیز نہ تھی انہوں نے وہی پیش کر دیئے۔ کچھ غریب مزدور تھے انہوں نے ایک ایک مہینے کی مزدوری پیش کر دی۔ کچھ وہ لوگ تھے جن کو جماعت کی طرف سے وظیفے ملتے تھے انہوں نے وظیفوں میں سے رقم بچائی اور جماعت کو پیش کر دی۔ ایک وہ عورت بھی تھی جس کے پاس صرف ایک بکری تھی۔ اسی کا دودھ اس کے بچوں کی خوراک تھی وہ آئی اور اس نے یہ بکری پیش کر دی۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا تمہاری ضرورت کیسے پوری ہوگی۔ اس پر وہ بے اختیار رونے لگی اور کہا کہ میں کیا کروں اور کس طرح اپنی تمناؤں کا اظہار کروں۔ یہ بکری مجھ سے لے لیجئے۔ مجھے اس بکری سے اب نفرت ہو گئی ہے۔ میں برداشت نہیں کر سکتی کہ یہ میرے گھر میں رہے جبکہ آپ تحریک فرما رہے ہیں اور لوگ بڑھ بڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ ایک عجیب کیفیت تھی۔ ہر احمدی قربان ہوتا چلا جا رہا تھا جو کچھ اس کے بس میں تھا وہ فدا کرنے پر تلا بیٹھا تھا۔ انہوں نے بڑا لمبا عرصہ کھانوں میں تنگی اختیار کی، پہننے میں تنگی اختیار کی اور رہن سہن میں تنگی برداشت کی اور اپنی خواہشات کو قربان کیا اور تحریک جدید پروان چڑھی۔ تحریک جدید کے اس چندے سے ایک مشن بھی نہ ہندوستان میں قائم کیا گیا اور نہ ہی پاکستان میں۔ ایک مسجد بھی نہ ہندوستان میں بنائی گئی اور نہ پاکستان میں بنائی گئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اس کے باوجود ۱۹۳۴ء سے لے کر آج تک ایک آواز بھی میرے کان میں نہیں پڑی کہ ہمارا روپیہ کہاں جاتا ہے؟ تمہیں آج جو قربانی کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ ان غریب احمدیوں کی قربانیوں کے نتیجے میں مل رہی ہے۔ اور تم اتنی جلدی حوصلہ ہار بیٹھے ہو اور کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہمارا چندہ کھول جاتا ہے جب میں نے بات ختم کی تو میں نے دیکھا کہ اکثر کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور وہ سخت پریشان تھیں۔ اور شرمندہ تھیں کہ ہم نے یہ کیا کہہ دیا ہے۔

پس آج بیرون پاکستان کی جماعتوں کا تحریک جدید کا جو چندہ کروڑوں کی شکل میں نظر آ رہا ہے اور تحریک جدید کی سکیموں کے نتیجے میں جو برکت مل رہی ہے۔ یہ سب ابتدائی غریب احمدیوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ اس لیے اگر پاکستان کی جماعت تحریک جدید کے چندے میں بیرونی جماعت سے پیچھے رہ گئی تو پاکستانی جماعت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اس نے تو بہرحال پھیلنا ہے۔ اب بیرون پاکستان کی جماعتوں کو ساری دنیا میں خدمت کی جو توفیق مل رہی ہے، پاکستان کی جماعتوں کو وہ توفیق مل ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ پاکستان کی جماعتوں کا مقابلہ پہلے صرف دو تین ملکوں سے ہوا کرتا تھا اور اب بیسیوں ممالک سے ہے۔ اگر احمدیوں کو شمار کیا جائے تو وہ ممالک جہاں احمدی پائے جاتے ہیں ان کی تعداد ۱۱۶ بنتی ہے (نعرے) ان سب کی قربانیوں کا مقابلہ ہم پاکستانی احمدی کیسے کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ۲۸ ممالک میں اس وقت ۲۹۱ مبلغین کام کر رہے ہیں لیکن مشنوں کی تعداد زیادہ ہے۔ باقی ممالک میں جماعتیں قائم ہوئیں اور احمدیت پھیلی، وہاں انفرادی طور پر احمدی گئے اور انکی تبلیغ سے لوگ احمدی ہو گئے یا پاکستانی احمدی وہاں جا کر آباد ہوئے اور ان کی تبلیغ سے مقامی لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ مثلاً جزیرہ مڈغاسکر ہے۔ وہاں احمدیت پھیلنے کی داستان یہ ہے کہ مرچنٹ نیوی کے ایک احمدی کو وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے لٹریچر تقسیم کیا اور حسن اتفاق سے یا تقدیر الٰہی کہنا چاہیئے، اس کا اتنا اثر ہوا کہ ایک دو سال کے اندر اندر وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی۔ پس یہ سلسلے ساتھ ساتھ جاری ہیں۔

لیکن جہاں تک مبلغین کی تعداد کا تعلق ہے، اب محسوس ہو رہا ہے، بہت کم رہ گئی ہے۔ تقاضے اتنے زیادہ پھیل رہے ہیں کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جن ملکوں میں اس وقت ہمارے ۲۹۱ مبلغین کام کر رہے ہیں وہاں سے مسلسل مطالبے آ رہے ہیں کہ ہماری ضرورت پوری نہیں ہو رہی۔

جیسا کہ میں ابھی بیان کروں گا ہمارے کام نے بہت پھیلنا ہے۔ اسی لیے میں نے

وقف کی تحریک

کی تھی۔ یہ وقف خالصۃً رضاکارانہ ہوگا۔ جو دوست وقف کریں گے انہیں جماعت کی طرف سے کوئی پیسہ نہیں دیا جائے گا۔ آجکل کے زمانے میں کروڑوں روپے تو کوئی چیز ہی نہیں۔ اگر ہم ان ملکوں کا بوجھ ہی اٹھا لیں جہاں ہمارے مشن قائم ہیں تو بہت بڑی چیز ہے۔ آئندہ ہم نے جن ملکوں میں پھیلنا ہے وہاں تو ہمیں طوعی طور پر کام کرنے والے چاہئیں۔ اپنا بوریہ بستر اٹھائیں اور اپنے رزق کو خدا تعالیٰ پر چھوڑتے ہوئے باہر کی دنیا میں نکل جائیں، لیکن باقاعدہ انتظام کے تابع جائیں۔ جس حد تک ممکن ہوا ان کی پہلے تربیت کی جائے گی اور پھر ان کو انشاء اللہ مختلف ممالک میں بھجوایا جائیگا ان کے علاوہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ جہاں موقع آئیگا اس ضرورت کو بیان کروں گا۔

مساجد امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو ممالک میں چوبیس مساجد تعمیر کی گئیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف ۲۴ مساجد بنائی گئی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ مرکزی اخراجات کے تابع ۲۴ بڑی، وسیع اور پختہ مساجد تعمیر ہوئی ہیں جو وہاں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ورنہ تو افریقہ کے بعض علاقوں میں اللہ کے فضل سے ہر روز ہی نئی مسجدیں بن رہی ہوتی ہیں۔

مشن ہاؤس آٹھ ممالک میں نئے مشن ہاؤس اس سال قائم ہوئے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ امریکہ۔ انگلستان۔ زمبابوے۔ انڈونیشیا۔ سیرالیون۔ یوگنڈا نائیجیریا اور سپین۔ سپین کے مشن ہاؤس سے مراد وہ مشن ہے جو اب مزناطہ میں کھولا گیا ہے۔ اس طرح اب وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو مشن ہاؤس ہو گئے ہیں۔ انگلستان میں جلنگھم کے مقام پر ایک

لہ مجلس شوریٰ (منعقدہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۲ء) میں مکرم وکیل التبشیر صاحب نے جو اعداد و شمار پیش کیے تھے ان کے مطابق ایسے ممالک جہاں مشن جماعتیں یا احمدی پائے جاتے ہیں ان کی تعداد ۹۰ بنتی ہے تفصیل یہ ہے۔ جہاں مشن موجود ہیں = ۳۱ - جماعتیں جہاں جماعتیں قائم ہیں (مبلغ موجود نہیں) = ۳۲، ایسے ممالک جہاں صرف احمدی موجود ہیں = ۲۷ ممالک ۹۰ اس ضمن میں حضور نے فرمایا تھا کہ معلوم ہوتا ہے تبشیر نے بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔ کیونکہ اس لسٹ میں بعض ایسے ممالک نہیں آئے جہاں جماعتیں یا احمدی موجود ہیں۔ اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو ہو سکتا ہے یہ تعداد ۱۱۶ سے بھی تجاوز کر جائے۔ (ناقل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیا مشن ہاؤس خریدا گیا ہے۔ زمبابوے میں ۴۵ ہزار ڈالر کی ایک عمارت خریدی گئی۔ فلاڈلفیا (امریکہ) میں چالیس ہزار ڈالر کی ایک عمارت خریدی گئی۔ بوسٹن (امریکہ) میں ہمارے ایک عرب بھائی نے، جو نہایت مخلص احمدی ہیں، نہایت عمدہ جگہ پر دو بہت قیمتی پلاٹ مشن ہاؤس کے لیے پیش کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مشن ہاؤسز کی ضرورتیں بھی بڑھ رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ ساتھ ساتھ لوگوں کے دلوں میں تحریک بھی چلاتا جا رہا ہے۔

تراجم قرآن کریم

جہاں تک تراجم قرآن کریم کا تعلق ہے جماعت احمدیہ اس وقت تک دنیا کی مندرجہ ذیل زبانوں میں تراجم مکمل کر کے شائع کر چکی ہے۔

انگریزی، ڈچ، جرمن، اسپرانٹو، سواحیلی۔ لوگنڈی، انڈونیشین۔ ڈینش اور گورمکھی۔

اس وقت جو تراجم زیر نظر ہیں ان میں خاص طور پر فرانسیسی۔ اٹالین۔ برازیلین اور ایک افریقی زبان کا ترجمہ شامل ہیں۔

ہماری یہ کوشش ہوگی کہ جلد سے جلد یہ ترجمے چھپ جائیں لیکن یہ مشکل درپیش ہے کہ قرآن کریم کے ترجمے کی ذمہ داری بہت عظیم ہے۔ قرآن کریم کا دوسری زبان میں ترجمہ کرنے والا خواہ کتنا ہی اعلیٰ معیار کا عربی دان اور دینی امور سے واقف ہی کیوں نہ ہو، جب تک وہ اس زبان کو بھی اچھی طرح نہ جانتا ہو ہم اس پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ دوسری زبانوں میں تو خرچ کر کے بھی ترجمے کروائے جا سکتے ہیں۔ اس معاملے میں جماعت کنجوسی سے کام نہیں لے گی۔ لیکن یہ اطمینان کہ خرچ کر کے جو ترجمہ کروایا جائے گا وہ صحیح ہوگا بھی یا نہیں اور قرآن کریم کی ذمہ داریوں کو ادا کرے گا یا نہیں، یہ ایک بہت بڑا بوجھ ہے۔ اس لیے اس بارے میں ہم ہرگز جلدی نہیں کر سکتے۔ اس ضرورت کے پیش نظر کثرت سے احمدیوں کو مختلف زبانیں سیکھنی چاہئیں تاکہ جلد از جلد تراجم قرآن کو دنیا میں شائع کیا جائے۔ میں نے زبانیں سیکھنے کی جو تحریک کی ہے اور اس پر زور دے رہا ہوں اس کا بڑا مقصد دراصل قرآن کریم کی اشاعت ہے۔

اس سلسلے میں اب تک چند مہینے میں جو کام ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا میں جہاں بھی قرآن کریم کا ترجمہ کسی وقت کیا گیا، ان سب تراجم کو یکجا کیا جا رہا ہے۔ اس کا ایک مرکز انگلینڈ میں بنایا گیا ہے، ایک سنٹر مرکز سلسلہ میں ہوگا اور اگر مناسب سمجھا گیا تو کسی اور جگہ بھی ایسا سنٹر قائم کیا جائیگا تاکہ سارے نسخے محفوظ ہو جائیں۔

علاوہ ازیں ایسے احمدی سکالرز کی تلاش کی جا رہی ہے جو عربی بھی جانتے ہوں اور جس زبان میں ترجمہ مقصود ہے وہ زبان بھی کم از کم اتنی جانتے ہوں کہ اس کے محاورے کا اندازہ کر سکیں۔

الغرض ترجمۂ قرآن کریم کے اہم کام کی طرف اولین توجہ دی جا رہی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت کی دعائیں شامل رہیں تو اللہ تعالیٰ بڑی تیزی کے ساتھ ہمیں اس خدمت کی توفیق بخشے گا۔

جرائد

جماعت احمدیہ کی طرف سے اس وقت مختلف زبانوں میں جو جرائد شائع ہو رہے ہیں ان کی تعداد ۲۵ ہے۔

نصرت جہاں سکیم

اب میں مختصراً "نصرت جہاں سکیم" کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے کارناموں میں یہ ایک انتہائی عظیم کارنامہ ہے کہ نصرت جہاں سکیم کو جاری کرنے کے بعد اس کی ایسی عمدہ رہنمائی فرمائی کہ دیکھتے دیکھتے اللہ تعالیٰ کے فضل نے اسے برکتوں کے پھلوں سے بھر دیا اور جماعت نے بھی ایسا تعاون کیا کہ اس نظارے کو دیکھ کر روح عش عش کر اٹھتی ہے۔

جب احمدی ڈاکٹروں کو تحریک کی گئی کہ آپ افریقہ کے مختلف ممالک میں جا کر کام کریں تو ہمارے ڈاکٹر ایسی جگہ بھی پہنچے جہاں نہ پینے کو پانی میسر تھا، نہ کوئی رہائش کا معقول انتظام تھا۔ انہوں نے جھونپڑیوں میں رہ کر گزارے کئے۔ حالانکہ ان میں سے بعض بڑے ذی ثروت لوگ تھے۔ یہاں کوٹھیاں چھوڑ کر گئے تھے۔ بڑے اعلیٰ پیمانے پر زندگی بسر کر رہے تھے۔ لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ بیمار ہوئے۔ دل کے دورے پڑے۔ انتڑیاں تباہ ہوئیں۔ لیکن زبان پر قطعاً کوئی شکوہ نہیں لائے اور اپنی صحت کو قربان کرتے ہوئے ان ملکوں کے غرباء اور امراء کی صحت کی طرف توجہ دینے لگے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے ہاتھ میں اللہ نے بڑی برکت رکھدی۔ چنانچہ حکومت کے بڑے بڑے عمائدین ان جھونپڑیوں میں آ کر رہا کرتے تھے جہاں علاج ہوا کرتا تھا۔ اور حالت یہ تھی کہ ایک معمولی میز پر لٹا کر بڑے بڑے اپریشن ہوتے تھے۔ ہمارے ڈاکٹر ان سے بڑے تعجب سے پوچھتے تھے کہ تمہیں اعلیٰ قسم کے ہسپتال مہیا ہیں۔ تم امریکہ جا سکتے ہو۔ یورپ جا سکتے ہو تمہاری مت (عقل) ماری گئی ہے کہ علاج کے لیے ہمارے پاس آ رہے ہو؟ وہ کہتے کہ ہماری مت (عقل) نہیں ماری گئی۔ بلکہ ہماری آنکھیں گواہی دے رہی ہیں کہ شفاء نہ یورپ میں ہے، نہ امریکہ میں ہے۔ شفاء اگر کہیں ہے تو وہ احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں ہے (نعرے)۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اخلاص اور دعاؤں نے اور جماعت کے عمومی ایثار اور جذبے نے اور جماعت کی قربانیوں کی لہلہاتی ہوئی روح نے اس تحریک کو ایسے بابرکت پھل لگائے کہ جو تحریک ۵۳ لاکھ روپے کے سرمائے سے شروع کی گئی تھی اس کا صرف اس سال کا بجٹ چار کروڑ انہتر لاکھ روپے ہو چکا ہے (نعرے) امسال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو لاکھ بیس ہزار افراد کو اس تحریک کے نتیجے میں شفا عطا فرمائی اور چار ہزار چار سو اکہتر کامیاب اپریشن کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔

اس لیے ہمیں ابھی اور ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ کچھ ایسے ڈاکٹر بھی ہیں جن کو کئی بار باہر جانا پڑا اور ہر بار وہ بشاشت سے گئے۔ ان میں ایک وہ ڈاکٹر بھی ہیں جن کو دل کا دورہ پڑا اور وہاں کے ڈاکٹروں نے کہا کہ اب یہ کام کے قابل نہیں رہے۔ ان کو فوراً واپس بلایا جائے۔ چنانچہ وہ یہاں واپس بلا لیے گئے۔ لیکن یہاں آتے ہی جس طرح بھی ان کا بس چلا، انہوں نے ڈسپنسری کھولی اور دوبارہ کام شروع کر دیا۔ سلسلہ کو جب ان کی دوبارہ ضرورت پڑی اور انہیں تحریک کی گئی تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ میرے دل کا مالک خدا ہے۔ میں دوبارہ جانے کے لیے تیار ہوں۔ چنانچہ اس وقت وہ غانا میں خدا کے فضل سے کام کر رہے ہیں اور ان کے ہاتھ میں بڑی برکت ہے اور بڑی شفاء ہے۔

پس ہمیں اور ڈاکٹروں کی بیحد ضرورت ہے۔ اس لیے میں ڈاکٹروں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس نیک کام میں حصہ لیں۔ آپ تاریخ کو چھوڑیں۔ آپ یہ نہ سوچیں کہ تاریخ میں آپ کیا نام حاصل کریں گے یہ سوچیں کہ اگر آپ محض اللہ کی رضا کی خاطر اس تحریک میں حصہ لیں گے تو اللہ کے کس پیار کی نظریں آپ پر پڑیں گی۔

غانا کے ایک نمائندے حسن عطا صاحب نے کل ہی ملاقات کے دوران بتایا کہ ہمیں آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر کی بڑی شدید ضرورت ہے۔ اور آج صبح ملاقات میں جب ایک ڈاکٹر نے تعارف کروایا کہ میں آنکھوں کا ڈاکٹر ہوں تو میں نے کہا پھر باہر جانے کی تیاری کرو۔ انہوں نے کہا حاضر ہوں۔

یہ روح ہے جماعت احمدیہ کی۔ دنیا کے پردے پر بھلا ایسی جماعت نظر آ سکتی ہے۔

کون ہے جو اس روح کا مقابلہ کرے۔ یہ تو وہ روح ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلاموں کو عطا کی اور اب یہ ان کے لیے خاص ہو چکی ہے۔ غیر غلام کے نصیب میں نہیں ہے کہ اس کو یہ روح عطا ہو۔ پس جماعت احمدیہ کے اندر یہ روح پائی جاتی ہے۔ دنیا میں کونسی طاقت اس کا مقابلہ کر سکتی ہے (نعرے)۔

فضل عمر فاؤنڈیشن

فضل عمر فاؤنڈیشن نے ابھی حال ہی میں جو نمایاں کام کئے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ خلافت لائبریری کی ایک اضافی سہ منزلہ عمارت کی تعمیر کا سارا خرچ برداشت کیا ہے۔

اس کے علاوہ تحقیقی کام کے سلسلے میں ایک ماہر کو خطیر خرچ برداشت کر کے انڈیا آفس لائبریری میں بھیجا گیا تاکہ وہ ایسے مواد کا مطالعہ کرے جو تاریخ کی کتابوں میں دبا پڑا ہے اور وہ کسی رنگ میں جماعت کے لیے مفید ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ان کی جو رپورٹ میں نے دیکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس سلسلے میں اللہ کے فضل سے بہت ہی اچھا اور مفید کام کیا ہے۔

اسی طرح حضرت مصلح موعود کے خطبات جمعہ کی پندرہ جلدوں کا مسودہ مکمل ہو چکا ہے اور اس سال اس تحریک نے چار علمی تصانیف کا انعامی مقابلہ کروایا ہے۔

پھر "بیوت الحمد منصوبہ" میں امسال فضل عمر فاؤنڈیشن نے ایک لاکھ روپیہ پیش کیا ہے۔

صد سالہ جوبلی

جہاں تک صد سالہ جوبلی کا تعلق ہے اس میں ایک پہلو سے کچھ کمی ہے۔ دس کروڑ ستتر لاکھ اکہتر ہزار روپے کا جو وعدہ تھا اس میں سے ابھی تک صرف چار کروڑ چوبیس لاکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھائیس ہزار چار سو سترہ روپے وصول ہوئے ہیں، لیکن جیسا کہ میں نے خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا مجھے اس کی قطعاً کوئی فکر نہیں ہے۔ میں نے ایک خطبہ جمعہ میں چھوٹی سی تحریک اس سلسلے میں کی تھی اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ اثر قبول کرنے والی جماعت عطا ہوئی ہے۔ اس میں تحریک کا سوال نہیں ہے بلکہ ان دلوں کا سوال ہے جو خدا کی خاطر پاک تحریکوں کو قبول کرتے ہیں۔ قربانی کے ایسے عظیم الشان مظاہرے سامنے آئے ہیں کہ ان کو دیکھ کر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے اور ان لوگوں کے لیے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی تھیں۔

ایک دوست ایک لاکھ روپیہ لیکر آگئے اور کہا کہ میں سب سے پہلے یہ رقم صد سالہ جوبلی میں دوں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میں جلد از جلد اس ذمہ داری کو ادا کر سکوں۔ ان کو خدا نے ایک لاکھ کی توفیق دی۔

لاہور کی ایک ایسی غریب احمدی عورت تھی جس نے صد سالہ جوبلی میں کچھ چندہ لکھوایا۔ لیکن اب دینے کے لیے اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ خطبہ جمعہ سننے کے بعد چند دن اس نے بڑے ہی کرب میں گزارے اور خدا کے حضور بہت روئی۔ پھر اس نے بڑے اطمینان اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مجھے خط لکھا کہ الحمد للہ خدا نے میری سن لی اور میرا دل اس طرف مائل کر دیا کہ اپنا سارا زیور پیش کر دوں۔ ہوں تو میں ایک غریب عورت اور یہ زیور اتنا مہنگا بھی نہیں ہے، مگر جو کچھ بھی میرے پاس ہے وہ خدا کے حضور پیش کرتی ہوں۔ پھر اسکو وہم ہوا کہ میں اس کی حالت پر رحم کھاتے ہوئے شاید انکار نہ کر دوں کہ اتنی بڑی قربانی قبول نہیں کرنی۔ اس لیے اس نے ساتھ یہ بھی لکھا کہ آپ اس زیور کو جلد از جلد منگوانے کا انتظام کریں کیونکہ خدا کی قسم! مجھے اب اس زیور سے اتنی نفرت ہو گئی ہے کہ میں اسے گھر میں دیکھ ہی نہیں سکتی۔

اس قسم کے نمونے بڑی کثرت کے ساتھ دیکھنے میں آتے ہیں۔ ہر روز مجھے بکثرت ایسے خط ملتے ہیں کہ میں ان کو پڑھتے پڑھتے اللہ کی حمد میں ڈوب جاتا ہوں اور کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے عجیب فضل ہیں جو نازل ہو رہے ہیں۔ ان فضلوں کو نہ آپ گن سکتے ہیں اور نہ ہی صفحۂ قرطاس پر اتار سکتے ہیں اور خدا کے بعض فضل تو ناقابل بیان ہیں۔ جن دلوں پر وہ طاری ہوتے ہیں۔ وہی محسوس کر سکتے ہیں کہ اللہ کے فضل ہیں کیا؟ (نعرے)

صد سالہ جوبلی فنڈ کے ماتحت جو بہت اہم کام کئے گئے ہیں ان میں چھ مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے۔ اس تعداد میں سالبقہ بھی شامل ہیں۔ یہ ممالک حسب ذیل ہیں۔ سویڈن۔ ناروے۔ جاپان۔ بھارت اور سب سے آخر پر لیکن سب سے زیادہ شاندار کارنامہ مسجد سپین کی تعمیر ہے جس کو مسجد "بشارت" کہتے ہیں۔

نائیجیریا میں یوروبا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ صد سالہ جوبلی فنڈ کے زیر انتظام شائع ہوگا۔ اسی طرح "دیباچہ تفسیر القرآن" بھی فرانسیسی زبان میں اسی منصوبے کے تحت اشاعت پذیر ہوا۔

(جیسا کہ میں نے بتایا تھا بیان کرنے والے واقعات اتنے زیادہ ہیں کہ وہ حد استطاعت سے باہر نکل گئے ہیں۔ میں نے کچھ نوٹس لکھے تھے۔ لیکن میں کہاں تک بیان کرونگا)

(باقی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ذکر خیر

میاں محمد ابراہیم ڈی ڈی استاد انگریزی جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

کل جامعہ احمدیہ کی ایک کلاس میں بر سبیل تذکرہ میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے چند اوصاف و عادات کا ذکر کیا۔ جن کا اعادہ اس نوٹ کے ذریعہ قارئین الفضل کے لئے حصول خیر کی خاطر بیان کر رہا ہوں۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ صاحب گرمی ہو یا سردی جب بھی گھر سے باہر آتے۔ تو کوٹ لازماً زیب تن ہوتا۔ قرآنی ارشاد کی تعمیل میں جب مسجد میں نماز کے لئے تشریف لاتے تو خواہ موسم کتنا ہی گرم کیوں نہ ہوتا۔ لباس میں ملبوس ہوتے اور کوٹ پہنا ہوتا۔ حضرت میاں صاحب کا کوٹ پہنے رکھنا معمول بن چکا تھا۔ ایک روز (اور اس وقت یہ خاکسار مسجد مبارک قادیان میں موجود تھا اور یہ نظارہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور الفاظ کانوں سے سنے) عصر کے وقت بہت سخت گرمی تھی اور حبس تھا۔ حضرت میاں صاحب موصوف مسجد میں داخل ہوئے تو کوٹ بازو پر رکھا ہوا تھا۔ فرمایا۔ آج تو اس قدر گرمی ہے کہ کوٹ پہنا نہیں جا سکا۔ اور میں ہاتھ پر رکھ کر ہی ساتھ لے آیا ہوں کیونکہ کوٹ پہنے رکھنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت تھی میں نے کہا کہ اگر کوٹ پہننا مالا یطاق ہو رہا ہے تو میں ساتھ تو رکھوں۔۔۔۔

۲۔ حضرت میاں صاحب ممدوح کی ہی بات ہے۔ اتفاق سے میں اس روز بھی نماز عصر سے پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ہی احمدیہ چوک سے پرے۔ اس زمانہ کی مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم کی دکان کے قریب جہاں سے دار الانوار کی سڑک کی طرف سے آنے جانے والے نظر آ رہے تھے کھڑا تھا۔ اچانک حضرت میاں صاحب کی نظر اپنے مکان سے نکل کر مسجد مبارک کی طرف آنے والے حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پر پڑی۔ اور تین روز سے انہیں تیز بخار تھا۔ اس وقت بھی ان کے چہرہ اور رفتار اور چلنے کے انداز سے دور سے ہی بخار کی شدت اور اس کے اثرات محسوس ہو رہے تھے۔ حضرت مولوی صاحب اپنے عصا کے سہارے۔ آہستہ آہستہ چل کر مسجد مبارک کی طرف آنے کی کوشش فرما رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی علالت اور غیر حاضری میں امامت کے فرائض انہی کے سپرد ہوتے تھے اور حضرت مولوی صاحب اس امر کا التزام فرماتے کہ ان کی صحت کیسی ہی خراب کیوں نہ ہو۔ وہ ہر نماز کے وقت مسجد مبارک میں موجود ہوں۔ پیرانہ سالی تھی اور آج تو قدم اٹھانا بھی مشکل ہو رہا تھا جونہی حضرت میاں صاحب نے ان کی یہ کیفیت دیکھی۔ تو دور سے ہی بلند آواز سے جو نہایت پر وقار اور پر شوکت تھی۔ ہاتھ اونچا کر کے حضرت مولوی صاحب سے فرمایا۔

"مولوی صاحب۔ مولوی صاحب" علیک نفسک علیک حق۔ علی نفسک علیک حق" اور یہ کلمہ بے ساختہ کہتے رہے۔۔۔ حضرت مولوی صاحب نے جو حضرت میاں صاحب کی محبت اور قدر دانی کے جذبہ کی قدر کرتے تھے۔ جب دور سے حضرت میاں صاحب کی آواز سنی جو پکار پکار کر یہ کہہ رہی تھی کہ اپنی جان پر رحم کریں ہمیں آپ کی ضرورت ہے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے فدائی اور ساتھی ہیں آپ کے علم سے جماعت مستفیض ہو رہی ہے آپ یہ نماز گھر پر ہی پڑھ لیں۔ آپ سے چلا نہیں جاتا۔ پاؤں لڑکھڑا رہے ہیں مسجد میں پہنچنا مشکل ہو رہا ہے گھر پر واپس تشریف لے جائیں۔

حضرت مولوی صاحب نے حضرت میاں صاحب کی طرف وہیں سے دیکھا ان کے ہاتھ کے اشارہ اور زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کے مطالب کی تعمیل میں انہی قدموں پر واپس ہو گئے۔

۳۔ حضرت میاں صاحب کی ایک اور بات بھی کل مجھے خاص طور پر یاد آ رہی تھی۔ میری انگریزی کی کلاس میں موضوع گفتگو تھا "جو کام بھی ہمارے سپرد ہو اور جو بھی ہمارا مقصد ہو۔ اس کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے کام میں دلچسپی لیں، اور اس کو پوری توجہ اور دلجمعی سے کریں"۔ میں نے اس کی اہمیت ایک مرتبہ حضرت میاں صاحب کی زبان مبارک سے سنی تھی۔ حضرت مصلح موعود بیمار تھے۔ بازیابی تو ہوئی لیکن حضور سے سیر حاصل ملاقات نہ ہو سکی۔ میرے ساتھ جھنگ ڈسٹرکٹ کے ہائی سکولز کے چوبیس پچیس ہیڈ ماسٹر صاحبان تھے۔ حضرت میاں صاحب اپنے بڑے بھائی حضرت خلیفۃ المسیح کے صحیح معنوں میں دست راست ہوتے کرتے تھے۔ مہمانوں کی خواہش پر ہم حضرت میاں صاحب کی خدمت میں جا پہنچے۔ حضرت میاں صاحب نہایت سادگی لیکن باوقار انداز میں مختلف امور کے متعلق جن میں سے بیشتر تعلیم و تربیت سے تعلق رکھتے تھے۔ دیر تک معزز مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے اور ہم سبھی حضرت میاں صاحب کے بحر ذخار سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق چلو بھرتے رہے مہمانوں میں سے ایک صاحب نے خاکسار کے بارہ میں جس کو ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا۔ کچھ تعریفی کلمات کہے اور حضرت میاں صاحب کو انتظامیہ کا سربراہ ہونے کے لحاظ سے مبارکباد پیش کی۔ میں پاس بیٹھا شرمندہ ہو رہا تھا کہ میرا ذکر بے محل اور بے موقع چھڑ گیا۔ اس ضمن میں حضرت میاں صاحب نے جو اصولی بات بیان فرمائی اس نوٹ کے ذریعہ مجھے اس کا مفہوم جماعت کے کارکنان تک پہنچانا مقصود ہے حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ ہمارا معیار کسی کارکن کی کارکردگی "جج" کرنے کا یہ ہے کہ ہم یہ معلوم کریں کہ وہ شخص اپنے کام میں دلچسپی لیتا ہے یا نہیں۔ یعنی جو کام ہم نے اس کے سپرد کیا ہے اس میں وہ پورے انہماک کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص دلچسپی اور دیانتداری سے اپنا فرض ادا کرے گا اور اس میں تساہل نہ برتیگا اس سے نادانستہ طور پر بعض غلطیاں بھی سرزد ہوں گی۔ جس کو ہم اتنی زیادہ اہمیت نہیں دیتے جو کچھ ہم چاہتے ہیں، وہ یہ ہے کہ کارکن اپنے کام میں دیوانوں کی سی دلچسپی لے۔ کامیابی کا یہی بنیادی اصل ہے۔

ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ضرورت ہر پڑھے لکھے خادم کو پیش آ سکتی ہے۔ نائب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سادہ زندگی آگ کے گڑھے سے بچاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے سادہ زندگی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء میں فرمایا۔

"بے شک یہ نفلی قربانی ہے مگر بعض قربانیاں بھی بڑی اہمیت رکھتی ہیں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوافل کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سادہ زندگی اختیار نہیں کرتا وہ احمدی نہیں مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ وہ علیٰ شفا حفرۃ من النار ہے بالکل ممکن ہے اس کا ایمان ضائع ہو جائے"

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہر احمدی کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا

"ہر مسلمان جو میدانِ جہاد میں داخل ہونا چاہے اُس کا سب سے بڑا ہتھیار دعائیں ہیں انسان جب اللہ کی طرف بلاتا ہے تو مدد بھی تو اللہ ہی سے مانگتا ہے اسی لئے وہ ہر روز پانچ وقت ہر نماز کی ہر رکعت میں ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھتا ہے۔ کہ اے خدا! میں تیری ہی عبادت کروں گا۔ وعدہ کر چکا ہوں، نیت یہی ہے لیکن اب مدد بھی میں نے تجھ سے مانگنی ہے۔ تو مددگار ہوگا تو حق ادا ہوں گے۔ پس دعوت الی اللہ کا سب سے بڑا ہتھیار تو اللہ کی مدد ہے اور دعا ہے۔ دعا کے ذریعہ ایک مسلمان جب میدانِ جہاد میں داخل ہوتا ہے تو ساری دنیا کی طاقتیں اس کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس لئے تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے مبلغ نہیں تھے تو آج کے بعد اُن کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا۔ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے بہت وسیع تقاضے ہیں اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے جو جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے"۔

خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۳ء

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہر دوست کو بجٹ میں شامل کیا جائے

لازمی چندہ جات، چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ہر کمانے والے احمدی کے لئے لازمی ہیں۔ امرائے کرام اور صدر اصحاب سے سے گزارش ہے کہ ان کی جماعت میں جتنے کمانے والے دوست ہیں جن کے اسماء بجٹ میں درج نہیں۔ اُن اصحاب پر مشتمل ضمنی بجٹ تیار کر کے فوری طور پر بھجوا دیا جائے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

ضرورت برائے سٹاف

ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

۱۔ مشین اپریٹر۔ حسب قابلیت مناسب تنخواہ دی جائے گی۔ ٹیکنیکل کالج/سکول سے فارغ التحصیل کو ترجیح دی جائیگی۔

۲۔ ہیلپر۔ کل تنخواہ ۵۱ روپے ماہوار

۳۔ مالی۔ تنخواہ حسب قابلیت۔ ۵۱ روپے سے زیادہ ہوگی۔

رہائش فیکٹری مفت فراہم کرے گی

درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔ یا امیدوار دفتری اوقات میں بالمشافہ ملیں۔

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ جہلم

درخواست دعا

● میرے والد محترم عبدالستار صاحب خادم بعارضہ قلب بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور۔ (ایسٹ میڈیکل وارڈ) میں زیر علاج ہیں۔ اب حالت قدرے بہتر ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا کرے اور کام کرنیوالی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

(عبدالحمید عزیز گوجرانوالہ چھاؤنی)

● مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور کی بہو (اہلیہ محترمہ مکرم مرزا نفیس احمد صاحب کافی دنوں سے بیمار ہیں اسی طرح مکرم شیخ مختار احمد صاحب سمن آباد لاہور بھی بیمار رہتے ہیں۔ ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

● مکرم مولوی احمد دین امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ جھنگ صدر عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ایک اپریشن بھی ہوا تھا جو بظاہر ٹھیک ہو گیا تھا لیکن بعد میں کچھ پیچیدگی پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے نقاہت زیادہ محسوس کرتے ہیں مولوی صاحب موصوف ہماری جماعت کے نہایت مخلص اور مفید وجود ہیں۔ احباب سے ان کی کامل اور جلد صحت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے

(محمود احمد بشیر جھنگ صدر)

● خاکسار آج کل بعض الجھنوں اور طبیعت کی مستقل خرابی کی وجہ سے پریشان ہے قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ الجھنیں دور کر دے اور صحت کاملہ و عاجلہ اور فعال زندگی عطا کرے آمین۔

(مرزا محمود احمد دارالصدر غربی۔ ربوہ)

● خاکسار بعض مقدمات کے سلسلہ میں پریشان ہے احباب ان میں کامیابی کے لئے دعا کریں

(محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس بکسٹال۔ لاہور)

● خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری منظور احمد صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ ملتان ڈاڑھ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مقبول احمد خالد کارکن بیت المال آمد ربوہ)

امتحان سے فارغ ہونیوالے طلبہ توجہ فرمائیں

امتحانات سے فارغ ہو کر طلباء بالعموم غیر نصابی کتب میں دلچسپی لیتے ہیں۔ احمدی طلباء اسلام کے بارے میں مغربی مصنفین کی کتب کے مطالعہ سے نہ صرف اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں بلکہ ان کتب میں اسلام پر کئے گئے اعتراضات کی نشاندہی کر کے علمی تحقیق کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک میں حصہ لیکر دین متین کی خدمت بھی کر سکتے ہیں۔

(نسیم سیفی وکیل التصنیف)

● ربوہ میں احباب الفضل کا تازہ پرچہ

سلمان نیوز ایجنسی (لوکل ایجنٹ)

معرفت

زاہد کلاتھ ہاؤس

گول بازار ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(منیجر الفضل۔ ربوہ)

کرایہ کیلئے خالی ہے

مکان بر مشتمل ۳ کمرے برآمدہ صحن نلکہ بجلی گیس بمعہ دو دکان۔

ایم آئی شیخ ۶/۹ غلہ منڈی ربوہ

مرچ سرخ، تخم برسیم، جوار اور دیگر زرعی اجناس

کی خرید و فروخت کا مرکز

اپ کا **طارق کارپوریشن** اپنا ادارہ رجسٹرڈ

۲۲۸۔ غلہ منڈی ڈچکوٹ روڈ

فیصل آباد

فیصل آباد فون ۲۴۹۰۵ ربوہ فون ۴۸۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۴۹

میں غلام فاطمہ بی بی بیوہ عبدالعزیز مرحوم قوم جٹ، عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱ دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر ۳ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ نقد رقم -/۱۶۰۰۰ روپے (فروخت شدہ جائیداد)
۲۔ ایک طلائی بالی مالیتی -/۸۰۰ روپے وزنی ۱/۲ تولہ تقریباً۔

اس وقت میرا گزارہ امداد ہے جو معین نہیں ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ ۱۰/۳/۸۳ سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: غلام فاطمہ بیوہ عبدالعزیز مرحوم۔ ساکن دارالفضل ربوہ نزد چونگی ۳ ضلع جھنگ۔

گواہ شد ۱: ظریف احمد خان۔ سیکرٹری مال دارالفضل ربوہ

گواہ شد ۲: محمد اسلم صابر صدر محلہ دارالفضل ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۵۰

میں چوہدری عبدالعزیز خان ولد چوہدری محمد رمضان خان صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ عرائض نویس عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ۵/۱۴ بٹالہ کالونی ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت عرائض نویس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالعزیز خان ولد محمد رمضان خان صاحب ساکن ۵/۱۴ بٹالہ کالونی فیصل آباد

گواہ شد ۱: عبدالغنی وصیت ۲۳۲۶۷ ساکن ۵/۱۴ بٹالہ کالونی فیصل آباد۔

گواہ شد ۲: محمد جمیل ولد محمد صدیق صاحب حلقہ بٹالہ کالونی مکان نمبر ۶۳۳/۱۱ محلہ محمد آباد گلی ۹ فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۵۲۶۹

میں ذکر الٰہی زوجہ محمد حسین صابر قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹/۲/۸۲ ساکن مکان نمبر ۸۳۳ گلی نمبر ۴ محلہ کاملپور ستیاں ضلع اٹک شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر -/۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپے ۲۔ سلائی مشین مالیتی -/۴۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ ۱۵/۲/۸۳ سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ذکر الٰہی زوجہ محمد حسین صابر مکان نمبر ۸۳۳ گلی نمبر ۴ محلہ کاملپور ستیاں اٹک شہر۔

گواہ شد ۱: محمد حسین صابر (خاوند موصیہ) وصیت نمبر ۲۷۷۱۸

گواہ شد ۲: عبدالرشید شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اٹک

مسل نمبر ۲۵۲۷۰

میں چوہدری محمد یعقوب ولد چوہدری علی محمد صاحب مرحوم گوٹھ فیصل آباد، قوم جٹ پیشہ زمیندار عمر ۶۰ سال، ساکن نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۳۱ ایکڑ نہری تقریباً ۸ ہزار روپیہ فی ایکڑ کل قیمت دو لاکھ اڑتالیس ہزار روپے صرف

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد یعقوب ولد علی محمد مرحوم ساکن گوٹھ فضل آباد تھرپارکر۔

گواہ شد ۱: رشید احمد ولد چوہدری یعقوب فضل آباد

گواہ شد ۲: محمد جمال انسپکٹر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۵۲۷۱

میں انیس احمد خالد ولد چوہدری لطیف احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۸۰/۸ غلام محمد آباد ضلع فیصل آباد شہر۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: انیس احمد خالد ولد چوہدری لطیف احمد صاحب ۵۸۰/۹ غلام محمد آباد فیصل آباد شہر

گواہ شد ۱: محمد یعقوب خان وصیت نمبر ۱۴۴۰۶

گواہ شد ۲: لطیف احمد خان صدر حلقہ غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد شہر۔

تقریب شادی

میری بیٹی عزیزہ عابدہ نسرین کی شادی ہمراہ عزیزم چوہدری اعجاز احمد صاحب ابن چوہدری نذیر احمد صاحب آف ربوہ کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی تقریب ۱۶ اپریل ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور اپنے فضل سے نوازے۔

(چوہدری الطاف حسین زعیم انصار اللہ و سیکرٹری جماعت احمدیہ سنت نگر۔ لاہور)

ہر مرض کی دوا ہے (حدیث نبوی)
ہر پرانی ضدی بیماری کی مکمل کیور Cure سے پہلے
ONE DAY Cure
یک روزہ آزمائشی کیور
TRIAL
کے استعمال سے تسلی کر لیں قیمت دو خوراک -/5 بذریعہ ڈاک 7/50، نمبر ۱ پڑیا پہلے نمبر 2 - 24 گھنٹے کے اندر، ٹریچر فری
نوٹ: ہر کیور (آزمائشی یا مکمل) دوسری ادویات کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتی ہے 200 کیورز کی اس ٹی لائین کے آرڈرز کی تعمیل ترتیب وار کی جائے گی۔
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون 606 607

تبدیلی آفس مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
ہم اپنے کرم فرماؤں کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم نے اپنا آفس اپنی دکان "مومن کلاتھ ہاؤس" کیساتھ منسلک کر لیا ہے۔ لہذا آئندہ ہر قسم کی زمین کی خرید و فروخت کے لئے مومن کلاتھ ہاؤس میں تشریف لا کر خدمت کا موقعہ عنایت فرمائیں شکریہ۔ خواجہ عبدالمومن
مومن اسٹیٹس و مومن کلاتھ ہاؤس
گولبازار ربوہ۔ فون 517

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کینیڈا کی قربانی

تحریک جدید کے وعدے قریباً دو لاکھ تک پہنچ گئے۔ الحمدللہ

برادرم مکرم منیر الدین شمس صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا نے اپنی چٹھی محررہ ۲۶/۴/۸۳ میں اطلاع دی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں احباب تحریک جدید کے جہاد میں والہانہ طور پر لبیک کہہ رہے ہیں اور اس وقت تک ۱۸،۴۵۷ ڈالرز یعنی ۱،۹۰،۱۰۵ کے وعدے حاصل ہو گئے ہیں اور ابھی مزید وعدہ جات کی اطلاعات آ رہی ہیں۔ معاونین خصوصی کی تحریک میں ۴۵ افراد کو حصہ لینے کی توفیق ملی ہے جس میں سے ۳۲ صفِ اوّل کے ہیں اور ۱۳ صفِ دوم کے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

لجنہ کینیڈا کی قربانی

برادرم مکرم منیر الدین شمس صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا نے اطلاع دی ہے کہ جہاں مرد حضرات حضور ایدہ اللہ کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں وہاں مستورات بھی ان سے پیچھے نہیں ہیں۔ اس وقت تک ۵۵ ممبرات نے ۲۸۲۷ ڈالر کے وعدے بھجوائے ہیں اور آٹھ ممبرات نے معاونات خصوصی کی صفِ اوّل میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال اور نفوس میں برکت ڈالے اور ان کو اپنے غیر معمولی افضال سے نوازے آمین۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

درخواست دعا

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ خواجہ نصیر احمد صاحب فیصل آباد نے اپنی والدہ امۃ العزیز صاحبہ مرحومہ کی طرف سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں مبلغ ۱۰۰ روپے دیا ہے۔ مرحومہ کیلئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین

(مولوی محمد دین سیکرٹری مال حلقہ کریم نگر فیصل آباد)

"ماہنامہ تحریک جدید"

یوں تو ماہنامہ تحریک جدید کی ترسیل میں ہر ممکن احتیاط برتی جاتی ہے بار بار پتے چیک کر کے پرچہ حوالہ ڈاک کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود ممکن ہے کوئی پتہ نہ لکھا جائے، یا پرچہ دفتر سے آپ تک پہنچتے پہنچتے ضائع ہو جائے۔ اس لئے قارئین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ اگر انہیں پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیں۔ آپ کو پرچہ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ اور ہم بھی اپنی دفتری خامی کا تدارک کرنے کی کوشش کریں گے یا ضرورت ہوئی تو افسرانِ ڈاک سے رجوع کریں گے۔ تاکہ آئندہ پرچہ راستے میں ضائع نہ ہو۔ امید ہے آپ ہم سے تعاون فرمائیں گے

(مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۳ مئی ۸۳ء کو خاکسار کے حقیقی تایا اور خسر محترم رائے شیر محمد صاحب ولد احمد صاحب منگلا ۸۸ سال کی عمر میں قضاءِ الٰہی سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور چک منگلا کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ احباب کرام ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(عزیز الرحمان منگلا مربی ضلع سرگودھا)

احباب مطلع رہیں

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ بعض وجوہات کی بنا پر ایک رسید نمبر ۳۳ کتاب نمبر ۸۷ منسوخ کرتا ہے اگر کسی دوست کے پاس یہ رسید پہنچے تو اس پر ادائیگی نہ کریں اور اگر کسی دوست کے پاس یہ رسید پہنچ چکی ہو تو فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع کریں"

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

امراء صاحبان / صدر صاحبان اور احباب جماعت توجہ فرمائیں

قواعد وصیت پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ علاقوں کے نمائندگان کے نام اور پتہ جات مورخہ ۱۱/۵/۸۳ اور ۱۴/۵/۸۳ کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ تاکہ احباب قواعد وصیت کے سلسلہ میں تجاویز اپنے علاقہ کے نمائندہ کو بھجوائیں اور اس کی نقل نظارت بہشتی مقبرہ کو ارسال کریں تاحال صرف چار پانچ تجاویز نظارت کو پہنچی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو احباب کے علم میں یہ امر ابھی تک نہیں آیا۔ کہ قواعد وصیت پر نظر ثانی ہو رہی ہے یا اس کی اہمیت دوستوں پر ابھی واضح نہیں ہوئی۔ اس کمیٹی کا پہلا باقاعدہ اجلاس ۲ اور ۳ جون ۱۹۸۳ء کو منعقد ہو رہا ہے اگر اس سے قبل تجاویز بھجوا دی جائیں تو کمیٹی ان پر غور کر سکے گی۔

یہ امر مدنظر رہے کہ شکایات اور تجاویز دو الگ چیزیں ہیں۔ اگر وصیت کے بارہ میں کسی موصی کو شکایت ہو تو وہ سیکرٹری مجلس کارپرداز کے نام چٹھی ارسال کریں۔ اور اگر کسی دوست کے ذہن میں وصیت کے سلسلہ میں کوئی تجویز ہو تو وہ معین الفاظ میں اپنے حلقہ کے نمائندہ کو اور اسکی نقل نظارت بہشتی مقبرہ کے نام ارسال فرما دیں۔

امراء صاحبان اور صدر صاحبان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس اعلان کو بار بار کریں۔ تاکہ دوست تجاویز بھجوا سکیں۔

(سیکرٹری کمیٹی برائے نظر ثانی قواعد وصیت)

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

مورخہ ۱۷/۵/۸۳ فضل عمر باسکٹ بال گراؤنڈز میں آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ شروع ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کی آٹھ ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ اسی طرح چھوٹے بچوں کی چار ٹیمیں بھی جونیئر سیکشن کے ٹورنامنٹ میں حصہ لے رہی ہیں۔

ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو حافظ عبد الحلیم صاحب نے کی۔ بعد ازاں مہمان خصوصی مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ و سابق مبلغ امریکہ نے ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والی ٹیموں کے کھلاڑیوں سے ایک مختصر اور جامع خطاب فرمایا۔ آپ نے ٹورنامنٹ کی انتظامیہ اور خاص طور پر ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب صدر باسکٹ بال ایسوسی ایشن ربوہ کو اس ٹورنامنٹ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ محترم میاں صاحب نے جو سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال کے صدر بھی رہ چکے ہیں کھلاڑیوں کو نصیحت کی کہ کھیل کے ساتھ اخلاق کا معیار بلند ہونا بھی ضروری ہے۔

اس کے بعد جناب مہمان خصوصی کا تعارف افتتاحی میچ میں حصہ لینے والی طاہر کلب اور علوم کلب کی ٹیموں کے ساتھ کرایا گیا۔ ٹورنامنٹ کا ابتدائی میچ علوم کلب نے ۳۷ کے مقابل پر ۷۷ سکور سے جیت لیا۔ یہ ٹورنامنٹ ۱۷ تا ۲۰ مئی تک جاری رہیگا

(سیکرٹری آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ)

جلسہ یوم خلافت

لجنہ اماء اللہ ربوہ

انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸ مئی بروز ہفتہ پانچ بجے شام احاطہ لجنہ اماء اللہ میں زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مقامی "جلسہ یوم خلافت" منعقد ہوگا۔ مستورات سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وہ وقت مقررہ پر مقام جلسہ پہنچ کر کارروائی جلسہ سنیں۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے میری بڑی بچی عزیزہ سعیدہ عصمت سلمہا کو تیسرے فرزند سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "محمد طارق" نام تجویز فرمایا ہے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اسم بامسمّٰی بنائے عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز کرے۔

(مرزا محمود احمد دارالصدر غربی ربوہ)